© rasailojaraid.com

ابوطلحہ عثمان (جھنگ)

آزادیٔ اظہار اور اس کے حدود و قیود

انجم نیازی نے کیا خوب کہا ہے:

تیرے باغی ، ترے شاتم بشر اچھے نہیں لگتے
تیرا سایہ نہ ہو جن پر وہ سر اچھے نہیں لگتے
تیرے اصحاب سے مجھ کو محبت کیوں نہ ہو آقا
کسے اونچے ، گھنے ، ٹھنڈے شجر اچھے نہیں لگتے

''اللہ فرشتوں میں سے اپنے رسول (پیغام پہچانے والے) چن لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی رسول چن لیتا ہے'' یہ اعلان خالق کائنات اللہ رب العالمین کا ہے یعنی جیسا اللہ کا پیغام پاک اسی طرح اس کی مخلوق فرشتے بھی پاک اور انسانوں کی طرف انسانوں میں سے اللہ کے منتخب کردہ رسول علیہم السلام بھی ہر عیب سے پاک اور معصوم ...... جب یہ بات ہے تو رسولوں کی طرف انگلی اٹھانا اور بری نیت سے دل اور زبان پر حرف تنقید لانا بھی نا قابل معافی جرم......

آزادیٔ اظہار کے عنوان سے سیدنا آدم علیہ السلام پر تنقید سب سے پہلے ابلیس نے کی تھی اللہ کے منتخب بندے اور نبی پر تنقید نا قابل معافی جرم تھا، ابلیس کو سمجھایا گیا مگر صرف اپنی ضد پر اڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسے نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔ اس کے ہزاروں سجدے اور عمر بھر کی عبادت اکارت گئی۔ قرب خداوندی کی سعادت سے محروم ہوا اور:

بہ زندانِ لعنت گرفتار کرد

اللہ پاک کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے پر ظلم کرتے ہیں اللہ تو نبیوں کو رحمت بنا کر بھیجتے ہیں وہ آ کر دنیوی لذات وخواہشات میں الجھے انسانوں کو ابدی نعمتوں اور آسائشوں کی نشاندہی کرتے ہیں، پھر عجیب بات ہے کہ نبیوں کے جسم و جان پر بھی حملے ہوئے اور اخلاقی تنقید بھی کی گئی۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ بیشمار نبیوں کو بے جرم شہید کیا گیا، اور یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ سزا اور عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا جو نبی کے ہاتھوں قتل ہوا، یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ کوشش کی کہ کوئی شخص جہاد کے دوران بھی ان کے ہاتھ سے قتل نہ ہو، ہاں ایک دو بدبختوں نے ہمارے نبی رحمت اللعالمین کو چیلنج کیا تھا تو پھر نبی چونکہ بزدل نہیں ہوتا، بہادر ہوتا ہے لہذا ہمارے نبی نے جواب میں فرمایا ''تو میرے ہی ہاتھوں سے قتل ہوگا'' پھر نبی کے ہاتھ کا نیزہ ہلکی سی خراش دیتے ہوئے اس کافر کے جسم کے پاس سے نکل گیا مگر وہ چیختے چلاتے ہوئے تھوڑی دور جا کر جہنم رسید ہو گیا۔

میں کہہ رہا تھا نبیوں پر جسمانی تکالیف بھی آئیں، ان پر حملے کیے گئے، جن کا ذکر اللہ پاک نے اپنے ازلی ابدی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلام قرآن پاک میں کیا ہے، نبیوں کو جادوگر، دیوانہ وغیرہ کہا گیا اللہ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے مگر اس کے بدلے میں اللہ پاک نے سخت عذاب کے فیصلے کے باوجود ان کو برا بھلا نہیں کہا جبکہ نبیوں پر اخلاقی الزام اور گالی اللہ پاک نے کبھی گوارا نہیں فرمائی اور ''اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے'' والا معاملہ فرمایا۔ صرف ایک دو مثالیں:

مثلاً قرآن مجید میں کئی مقامات پر بنی اسرائیل اور اہل باطل کے نبیوں کو شہید کرنے کا ذکر فرمایا ہے مگر جب قارون نے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے ایک بدکار عورت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھری مجلس میں اخلاقی الزام لگوایا تو جواباً ''خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ'' (ہم نے اسے زمین میں دھنسا دیا) اور اس کے اس کہنے پر کہ اچھا تم میرا خزانہ لوٹنا چاہتے ہو' اس کا خزانوں بھرا گھر بھی اُس کے سر پر رکھ دیا گیا...... نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اُن کے قریب ترین رشتے دار کہ بہ فرمان نبوی چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے مگر اُسی چچا نے جب گالی دی تو جواب میں رحمت اللعالمین نے صبر کیا مگر خالق رحمت نے اس آزادیٔ اظہار کو برداشت نہ کیا۔ وہی الفاظ بہت کچھ اضافے کے ساتھ اس کے منہ پر دے مارے اور اس کارروائی کو قرآن مقدس کی ایک سورۃ بنا کر ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما دیا اور یہ کہ جو کوئی دوسرے قرآن مجید کی طرح اس سورۃ کو پڑھے گا' اُسے ہزاروں نیکیاں ملتی رہیں گی۔ یہ عصمتِ انبیاء اور غیرتِ الٰہی کا تقاضا تھا' اسی طرح سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی عصمت کی حفاظت کے لیے اُن کے ہزاروں لاکھوں صحابہ کی حفاظت یعنی اخلاق و کردار کی بلندی کا حصار بھی اللہ نے ضروری سمجھا۔ نبی پاک ﷺ کے الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے مجھے چن لیا اور میری خاطر میرے صحابہ کو چن لیا پھر اُن کو میرے انصار و مددگار اور (بعض کو) میرے اصہار بنا دیا او کما قال علیہ السلام......

حضرات صحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے معزز ترین صحابی سے لے کر ایک عام صحابی تک (اگرچہ بحیثیت صحابی کے سب بلند شان اور برابر ہیں مگر درجات میں فرق ہے جیسے انبیاء بحیثیت نبی سب برابر بلندی مرتبت والے ہیں مگر درجات نبوت میں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو سید الرسل اور امام الانبیاء بنایا) تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اخلاقی کوتاہیوں سے پاک اور محفوظ قرار دیے گئے بلکہ اللہ نے فرما دیا کہ ان جیسا ایمان لاؤ گے تو قبول ہوگا، ایمان اور ہدایت کا معیار یہی اصحاب رسول ہیں۔ پھر جب معلوم ہوگیا کہ یہ حضرت صحابہ بہ فرمان نبوی لوگ ہیں تو آزادی اظہار یہاں بھی اللہ کو گوارا نہ ہوا خصوصاً اخلاق و کردار کی بات حتیٰ کہ طنز بھی برداشت نہیں۔ لوگوں سے کہا گیا کہ یہ معیاری لوگ ہیں۔ ان کی طرح ایمان لاؤ گے تو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی بن جاؤ گے۔ انہوں نے فوراً اپنے بغضِ باطن، بدنصیبی کا اظہار کیا ''ہم ان لوگوں کی طرح ایمان لائیں جو بیوقوف ہیں، ان میں عقل نہیں' انہوں نے گھر بار چھوڑا، مال اولاد چھوڑے مکہ مکرمہ جیسا مقدس عزیز وطن چھوڑا کیا ہم ان کی طرح ایمان لائیں'' حضرات صحابہ کو بات پہنچی، جبر و برداشت سے کام لیا، جبریل امین قرآن لے کر پہنچ گئے۔ وہ قرآن کیا تھا' وہ قرآن کیا تھا، جو الفاظ طنز و تنقید کے منافقین مدینہ نے استعمال کیے تھے وہی الفاظ کئی گنا اضافے کے ساتھ ان کے منہ پر مار دیئے گئے تھے پھر جن لوگوں کو صحابہ پر تنقید سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی' ان کو جہنم کا ایندھن بنا دیا گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آزادیٔ اظہار تو اچھی بات ہے مگر اس کی اخلاقی حدود و قیود بھی تو ہوتی ہیں جو کوئی ان حدود و قیود کو توڑ ڈالتا ہے اس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ کی طرف سے بھی فوراً بدلہ لیا جاتا ہے، زندگی کی کچھ گھڑیاں بقایا ہوں تو گزران تنگ کر دی جاتی ہے۔ نبی پاک نے بھی اللہ اس سنت کو جاری کیا اور کل سترہ (۱۷) آدمیوں کو قتل کر دیے جانے کے لئے نامزد کر دیا جن میں سے ایک کعب بن اشرف یہودی تھا۔ ان سترہ لوگوں کا قصور یہی تھا کہ آزادی اظہار میں تمام حدود کو پار کر گئے تھے۔ لہٰذا رحمت اللعالمین کی رحمت کی برسات سے محروم ہو گئے۔ ان لوگوں نے رسول مقبول ﷺ کی جناب میں گستاخی کا ارتکاب کیا تھا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول بلافصل رحمتِ عالم کی نیابت میں ان کے منبر پر تشریف فرما تھے۔ اطلاع ملی کہ یمن کے گورنر حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ نے دو عورتوں کے ہاتھ قلم کروا دیے اور ان میں سے ایک کے دانت بھی تڑوا دیے ہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ دونوں گانے والی کی کم ظرف عورتیں مسلمانوں کی ہجو میں اشعار پڑھتی تھیں اور دوسری نے تو رسول مقبول ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بھی گستاخی کر ڈالی تھی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گورنر اسلام کے اس فیصلے کو غلط قرار دیا اور فرمایا جو عورت نبی پاک ﷺ کی ہجو کرتی تھی، اس کی گردن اڑا دینی چاہیے تھی اور دوسری جو عام مسلمانوں کو برا کہتی تھی اسے تعزیراً زجر و توبیخ کر دی جاتی۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایامِ خلافت میں نصرانی اکثریت والے کسی شہر میں جو عیسائیوں ہی کی حکومت میں تھا کسی نصرانی جرنیل نے کسی مسلمان کو تھپڑ مار دیا تھا، سیدنا امیر معاویہؓ نے اپنے سپاہی بھیج کر اس نصرانی جرنیل کو پکڑوایا اور اس مسلمان کو بلوا کر اسے تھپڑ لگوایا پر فرمایا اس عیسائی جرنیل کو اس کے شہر میں چھوڑ آؤ اور وہاں اگر ان لوگوں نے پھر اس قسم کی کوئی حرکت کی تو اس کا جواب اسی طرح دیا جائے گا۔

عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے زمانہ میں بھی ایسا ہوا کہ کسی نصرانی متکبر شخص نے ایک غریب مسلمان خاتون کی بے عزتی کر دی۔ بیچاری غریب عورت کچھ نہ کر سکی مگر آسمان کی طرف منہ فریاد ایسی ہوئی اور خلیفہ کا نام لے کر اُس کے منہ سے نکلا ''ہائے معتصم''! نصرانی لوگ اس غریب عورت کا مذاق اڑانے لگے مگر معتصم باللہ نے سب پروگرام چھوڑ چھاڑ لشکرِ جرار لیکر عموریّہ شہر پر چڑھائی کر دی۔ سچے اسلامی جذبے کے سامنے کب کوئی ٹھہر سکا ہے۔ شہر فتح ہو گیا۔ معتصم باللہ نے اس متکبر نصرانی کو گرفتار کروایا اور مظلوم مسلمان خاتون کو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ لایا گیا۔ وہ متکبر نصرانی زمین پر گر کر معافی مانگنے لگا۔ خاتون نے کھلے دل سے معاف کر دیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

آج بات ڈنمارک اور ناروے کی نہیں، اصل تو تمام یہود و نصاریٰ کی گھٹی میں اسلام اور رسول اسلام کا بغض ہے جو ان کے منہ سے (اور ہاتھوں سے) ٹپکا پڑتا ہے اور جو ان کے سینوں (اور دلوں) میں ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے بات غیرت مسلم کی ہے، اس وقت مسلمان غیور تھے آج مجبور و مقہور ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غیرت ہے بڑی چیز میدانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

(ا) آج کا بد دین اور دین دشمن یہودی نصرانی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ یا اصحاب رسول کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے اور مسلمان جوان مطالبہ کرتا ہے کہ وہ معافی مانگے۔ ان کا علاج یہ ہرگز نہیں ؎

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

ان کا علاج وہی ہے جو اللہ نے گستاخ بیت اللہ، ابرہہ کا اور گستاخ رسول ابولہب کا کیا ان کا علاج وہی ہے جو سترہ نامزد کافروں کا رسول اللہ نے کیا، ان کا علاج وہی ہے جو سیدنا صدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والی گستاخ رسول عورت کا کیا اور ان کا علاج وہی ہے جو غازی علم الدین شہید نے سمجھا اور کیا:

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

ماخذات

(۱) قرآن مجید

(۲) احادیث رسول ﷺ

(۳) سیرۃ النبوی پر مرتبہ کتابیں اور تاریخ اسلام

(۴) ضرب مومن، کراچی

(۵) کلیاتِ اقبال

(٦) روشن ہیں ستارے۔ انجم نیازی

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

2 اپریل 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

© rasailojaraid.com